ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں گاناو موسیقی کی حرمت ومذمت: تحقیقاتی جائزہ

A research review of the sanctity and condemnation of singing and music in the light of Islamic teachings

ڈاکٹر سید محمد ہارون آغا

S.S.T(جنرل) محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کوئٹہ۔

محمد صدیق اللہ

وزٹنگ فیکلٹی، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف بلوچستان، کوئٹہ۔

ڈاکٹر نسیم اختر

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، شہید بھٹو ویمن یونیورسٹی، پشاور

Abstract

This article is written about the sanctity and condemnation of singing and music. Allah Almighty did not create man in vain so that he spends his beautiful and precious life in useless and meaningless activities. The meaning of Allah's statement in the Holy Qur'an is: And I have created the jinn and mankind only that they may worship Me. If a person descends into the river of music, it is obvious that he goes far away from worship. Music is not a favourite practice in Islam, that is why music has been condemned. We are servants and he is our lord, when the lord imposes orders on his servants, what is the right of the servant to refuse to carry out the orders. However, Allah Ta'ala explains to His servants in different ways, and in the same way, He (peace be upon him) has prohibited the Ummah from music and blood and games in different ways on different occasions, so that people refrain from indecent acts. Show both ways, reward and punishment, encourage good deeds again and again and forbid bad deeds, one of the bad deeds is music, which has been mentioned in verses of the Qur'an and countless hadiths about forbidding it.

Keywords: Sanctity, condemnation, music, worship, prohibition**.**

تعارف

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے کار پیدا نہیں کیا کہ وہ فضول اور لایعنی کاموں میں اپنی خوبصورت اور قیمتی زندگی کو خرچ کرے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مفہوم ہے: اور میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ ایک شخص اگر موسیقی کی دریا میں اترتا ہے تو ظاہر سی بات ہے وہ عبادات سے بہت دور چلا جاتا ہے۔ اسلام میں موسیقی پسندیدہ عمل نہیں، اسی وجہ سے موسیقی کی مذمت وارد ہوئی ہے۔ ہم بندے اور وہ ہمارے آقا ہے، جب آقا احکامات اپنے بندوں پر لازم کرتا ہے تو بندے کی کیا مجال کہ وہ احکامات کو بجالانے سے انکار کرے۔ تاہم اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو مختلف انداز میں سمجھاتے ہیں اور اسی طرح آپ علیہ السلام نے مختلف مواقع پر مختلف انداز میں امت کو موسیقی اور لہو ولعب سے منع کیا ہیں، تاکہ لوگ ناشائستہ کاموں سے باز آجائے۔ دونوں راستے دکھائے، ثواب کا بھی اور سزا کا بھی، اچھے کاموں کی ترغیب بار بار دی اور برے کاموں سے بار بار منع کیا، برے کاموں میں سے ایک موسیقی ہے جس سے منع کرنے کے متعلق قرآن کی آیات اور بے شمار احادیث وارد ہو چکی ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

گانے بجانے کی شرعی حیثیت

ارشادِ الٰہی ہے؛

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۔[1]

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی (سچی باتیں کیا کرو، تاکہ اللہ تعالی تمہارے کام سنوار دے اور تمہارے گناہ معاف فرمادے، اور جو بھی اللہ اور اسکے رسول کی تابعداری کرے گا اُس نے بڑی مراد پائی۔

اہل اسلام اس دین کے سائے میں عزت و شرف کی زندگی گزار رہے ہیں، اس میں ایمان کی مٹھاس، یقین و اطمینان کی ٹھنڈک، اطاعت کا اُنس اور عبادت ادا کرنے کا مزہ پاتے ہیں، اس دین اسلام کی تعلیمات غیر فطری امور کے سامنے ایک مضبوط قلعے کی مانند کھڑی ہو جاتی ہیں۔ انسان کو شہوانی حرکات وافعال سے بچاتی ہیں اور اسکے دکھوں اور غموں کا خاتمہ کر دیتی ہیں۔ جو شخص اللہ کے دین پر رہے حقیقت وہی امیر و غنی ہے چاہے وہ بظاہر غریب ہی کیوں نہ ہو، اور کتنا فقیر ہے وہ شخص جس نے اللہ سے عداوت رکھی، چاہے وہ بظاہر امیر و غنی ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ۔ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ۔[2]

رہے شاعر لوگ، تو اُن کے پیچھے تو بے راہ لوگ چلتے ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں؟ اور یہ کہ وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں ہیں۔

یہ کفار کی دوسری بات کی تردید ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ شاعر ہیں، اور قرآن کریم شاعری کی کتاب ہے۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ شاعری تو ایک تخیلاتی چیز ہے جس کا بسا اوقات حقیقت سے تعلق نہیں ہوتا، چنانچہ وہ اپنی خیالی وادیوں میں بھٹکتے رہتے ہیں، طرح طرح کے مبالغے کرتے ہیں، اور تشبیہات اور استعاروں میں حد سے گذر جاتے ہیں۔ اس لئے جو لوگ شاعری ہی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیتے ہیں، اُن کو کوئی بھی اپنا دینی پیشوا نہیں بناتا، اور اگر کوئی اُن کو اپنا مقتدا بناتا بھی ہے تو وہ جو خود گمراہ ہو، اور حقیقت کے بجائے خیالی دنیا میں رہنا چاہتا ہو۔

موجود کو معدوم اور معدوم کو موجود ثابت کرنا

کافر پیغمبروں کو کبھی کاہن بتاتے کبھی شاعر، سو فرمایا کہ شاعری کی باتیں محض تخیلات ہوتی ہیں۔ تحقیق سے اس کو لگاؤ نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کی باتوں سے بجز گرمی محفل یا وقتی جوش اور واہ واہ کے کسی کو مستقل ہدایت نہیں ہوتی حالانکہ اس پیغمبر کی صحبت میں قرآن سن سن کر ہزاروں آدمی نیکی اور پرہیز گاری پر آتے ہیں۔ یعنی جو مضمون پکڑ لیا اسی کو بڑھاتے چلے گئے کسی کی تعریف کی تو آسمان پر چڑھا دیا، مذمت کی تو ساری دنیا کے عیب اس میں جمع کر دیے۔ موجود کو معدوم ور معدوم کو موجود ثابت کرنا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ غرض جھوٹ، مبالغہ اور تخیل کے جس

1۔ سورۃ الاحزاب. 33: 70, 71

Surah AL ahzab, 33: 70, 71

2۔ سورہ شعراء: 26: 224,225,226

Surah shuara, 26: 224,225,226

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

جنگل میں نکل گئے، پھر مڑ کر نہیں دیکھا۔ قرآن کریم کی ایک اور آیت میں اللہ تعالی آپ علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ کو شعر کہنا نہیں سکھایا۔ **وما علمناه الشعر وما ینبغی له:**[3]

اس پیغمبر کو ہم نے قرآن دیا ہے جو نصیحتوں اور روشن تعلیمات سے معمور ہے کوئی شعر و شاعری کا دیوان نہیں دیا جس میں نری طبع آزمائی اور خیالی تک بندیاں ہوں، بلکہ آپ کی طبع مبارک کو فطری طور پر اس فن شاعری سے اتنا بعید رکھا گیا کہ باوجود قریش کے اس اعلی خاندان میں سے ہونے کے جس کی معمولی لونڈیاں بھی اس وقت شعر کہنے کا طبعی سلیقہ رکھتی تھیں۔ آپ نے مدت العمر کوئی شعر نہیں بنایا۔ یوں رجز وغیرہ کے موقع پر کبھی ایک آدھ مرتبہ زبان مبارک سے مقفی عبارت نکل کر بے ساختہ شعر کے سانچہ میں ڈھل گئی ہو وہ الگ بات ہے۔ اسے شاعری یا شعر کہنا نہیں کہتے۔ آپ خود تو شعر کیا کہتے کسی دوسرے شاعر کا شعر یا مصرع بھی زندگی بھر میں دو چار مرتبہ سے زائد نہیں پڑھا۔ اور پڑھتے وقت اکثر اس میں ایسا تغیر تغیر کر دیا کہ شعر شعر نہ رہے۔ محض مطلب شاعر ادا ہو جائے۔ غرض آپ کی طبع شریف کو شاعری سے مناسبت نہیں دی گئی تھی کیونکہ یہ چیز آپ کے منصب جلیل کے لائق نہ تھی۔ آپ حقیقت کے ترجمان تھے اور آپ کی بعثت کا مقصد دنیا کو اعلی حقائق سے بدون ادنی ترین کذب وغلو کے روشناس کرنا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ کام ایک شاعر کا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ شاعریت کا حسن و کمال کذب و مبالغہ، خیالی بلند پروازی اور فرضی نکتہ آفرینی کے سوا کچھ نہیں۔ شعر میں اگر کوئی جز محمود ہے تو اُس کی تاثیر اور دلنشینی ہو سکتی ہے۔ سو یہ چیز قرآن کی نثر میں اُس درجہ پر پائی جاتی ہے کہ ساری دنیا کے شاعر مل کر یہ بھی اپنے کلاموں کے مجموعہ میں پیدا نہیں کر سکتے۔ قرآن کریم کے اُسلوب بدیع کو دیکھتے ہوئے کہہ سکتے ہیں کو گویا نظم کی اصل روح نکال کر نثر میں ڈال دی گئی ہے۔ شاید یہ ہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے فصیح و عاقل دنگ ہو کر قرآن کو شعر یا سحر کہنے لگے تھے۔ حالانکہ شعر و سحر کو قرآن سے کیا نسبت؟ کیا شاعری اور جادوگری کی بنیاد پر دنیا میں بھی قومیت وروحانیت کی ایسی عظیم الشان اور لازوال عمارتیں کھڑی ہوئی ہیں جو قرآنی تعلیم کی اساس پر آج تک قائم شدہ دیکھتے ہو۔ یہ کام شاعروں کا نہیں پیغمبروں کا ہے کہ خدا کے حکم سے مردہ قلوب کو ابدی زندگی عطا کرتے ہیں، حق تعالیٰ نے عرب کو یہ کہنے کا موقع نہیں دیا کہ آپ پہلے سے شاعر تھے شاعری سے ترقی کر کے نبی بن بیٹھے۔[4]

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ[5]

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

1۔سورۃ یٰس، ۳۶: ۶۹

Surah Yaseen, 36: 69

1۔شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی۔ تفسیر عثمانی: ۵۹۳

Shekh ul islam maulana Shabir Ahmed Usmani, Tafseer Usmani: 593

2سورۃ المائدۃ، ۵:۹۰

Surah Almaidah, 5:90

اَفَمِنۡ ھٰذَا الۡحَدِیۡثِ تَعۡجَبُوۡنَ۔ وَ تَضۡحَکُوۡنَ وَ لَا تَبۡکُوۡنَ ۔ وَ اَنۡتُمۡ سٰمِدُوۡنَ ۔فَاسۡجُدُوۡا لِلّٰہِ وَ اعۡبُدُوۡا۔[6]

تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم کھیل میں پڑے ہو تو اللہ کے لیے سجدہ اور اس کی بندگی کرو۔

گانے بجانے کی مذمت احادیث میں

ایمان کے حوالے سے غیرت مند ہونا ہر مسلمان کی فطرت میں شامل ہے۔ دُکھ کی بات یہ ہے کہ بعض مسلمان دین اسلام سے ہٹ کر خوشی تلاش کرتے ہیں، ہنستے گاتے ہیں، شہوت میں شفاء وعافیت طلب کرنے کے لیے دواء کی بجائے زہر استعمال کرتے ہیں۔ ایسے ہی کئی لوگ آج کل موسیقی و گانے وغیرہ سنتے ہیں اور جھوٹی وبے سود دلیلیں پیش کرتے ہیں، جو سند کے لحاظ سے بھی صحیح نہیں ہیں، یہ فتنہ پھیلانے والے کچھ ایسے لوگ ہیں جو گانے وغیرہ سننے کے فتنوں میں مبتلا ہیں، اسکے بارے میں نبی علیہ السلام فرماتے ہیں:

لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَ الْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَ الْمَعَازِفَ۔ [7]

"میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہونگے جو ریشم، شرمگاہ، شراب اور گانے بجانے والی چیزوں کو حلال بنائیں گے۔

آج کل کے گانوں کو اگر کوئی صاحب علم وایمان جائز قرار دے دے تو وہ سب سے بڑا باطل ہے جو ہر فساد وبربادی پر مشتمل ہے۔ ایسے گانے جن میں آنکھوں کا وصف، محبوب و معشوق کی خوبیاں اور عشق وفراق کے آثار ہوتے ہیں وہ ایک شیطانی آواز ہے۔ جو دلوں میں پیوست ہو کر انکے شہوانی جذبات کو بھڑکاتی ہے۔ ناچ گانا اور کھیل تماشا، ناک میں گندی بو اور کانوں میں فسق وفجور کی آواز بھرتے ہیں۔ کوئی عقل مند اپنے آپ کو (اپنے نفس شریفہ کو اس طرح کی گندگی میں کیسے دھکیل سکتا ہے جس سے نفس مؤمنہ اور فطرت سلیمہ دور بھاگتی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نبی علیہ السلام کی لمبی حدیث مروی ہے:

عنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قال: أخذ النبي ﷺ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بن عوف، فانطلق به إلى ابنه إبراهيم، فوجده يجود بنفسه، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَهُ فِي حجره، فبكى، فقال له عبد الرحمن: أتبكي، أو لم تكن نهيت عن البكاء؟ قال: «لا، ولكن نهيت عن صوتين أحمقين فاجرين، صوت عند مصيبة، خمش، وشق جيوب، ورنة شيطان[8]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ پکڑا اور انہیں اپنے بیٹے ابراہیم کے پاس لے گئے تو دیکھا کہ ابراہیم کا آخری وقت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو اٹھا کر اپنی گود میں

3سورة النجم، ۵۳:۵۹،۶۰،۶۱،۶۲

Surah am najm, 53: 59,60,61,62

4۔ أبو عبد الله، محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة ابن بردزبه البخاري الجعفي، صحيح البخاري، كتاب الاشربة، ج۹،ص۱۰۶، دار طوق النجاة – بيروت

Abu abdullah, Muhammad bin Ismael bin Ibrahim bin al mughira ibn burdzba al bukhari al jaafi, Sahih bukhari, Kitab ul ashriba, vol 9, p 106, alnasher Dar taoq al najat beroot.

2 ابو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني، المطالبُ العَالِيَةُ، كتاب الجنائز، جلد۵، ص۳۵۷، الناشر، دار العاصمة

Abul fazal ahmed bin ali bin Muhammad bin ahmed bin hajar al asqalani, al matalib ul alia, kitab ul janaiz, vol 5, p 357, al nasher dar ula sima.

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

رکھ لیا اور رو دیا۔ عبد الرحمٰن بن عوف نے کہا: کیا آپ رو رہے ہیں؟ کیا آپ نے رونے منع نہیں کیا تھا؟ تو آپ نے فرمایا: "نہیں، میں تو دو احمق فاجر آوازوں سے روکتا تھا: ایک تو مصیبت کے وقت آواز نکالنے، چہرہ زخمی کرنے سے اور گریبان پھاڑنے سے، دوسرے شیطان کے نغمے سے۔

حضرت انس سے مروی نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِزْمَارٌ عِندَ نِعْمَةٍ وَ رَنَّةٌ عِندَ مُصِيبَةٍ۔ [9]

دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں: نعمت کے وقت شیخ چنگاڑ اور موسیقی اور مصیبت کے وقت چیخ و پکار اور بین۔

نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے:

لَا يَحِلُّ بَيْعُ الْمُغَنيات وَلَا شِرَاؤُهُنَّ وَلَا تِجَارَةٌ فِيهِنَّ واكل اثمانهن حَرَامٌ والاستمتاع إليهن۔ [10]

گانے والیوں کی خرید و فروخت، انکی تجارت اور قیمت حرام ہے اور ان سے لطف اندوز ہونا بھی حرام ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لغناء، والذي لا إله إلا هو ۔ [11]

اس ذات کی قسم جسکے سوا کوئی معبود نہیں، اس [لھو الحدیث] سے مراد گانا بجانا ہی ہے۔

گانا شیطان کی آواز ہے جس سے وہ بنی نوع انسان کو گناہ اور نافرمانی کی طرف لے جاتا ہے، ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس سے بچے اور دور رہے۔

ارشاد الہٰی ہے:

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاجْلِب عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَ رجلِك وَ شَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَ الْأَوْلَادِ وَعِدهُمْ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُوراً ۔ [12]

اور ان میں سے جس جس پر تیرا بس چلے، انہیں اپنی آواز سے بہکانے، اور ان پر اپنے سواروں اور پیاروں کی فوج چڑھالا۔ اور ان کے مال اور اولاد میں اپنا حصہ لگالے، اور اُن سے خوب وعدے کر لے۔ اور (حقیقت یہ ہے کہ) شیطان اُن سے جو وعدہ بھی کرتا ہے، وہ دھوکے کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

3۔أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبيد الله العتكي المعروف بالبزار، مسند البزار، ج ۱۴، ص ۶۲، الناشر: مكتبة العلوم والحكم المدينة المنورة
Abu Bakr Ahmed bin Amr bin abd ul Khaliq bin khallad bin Obaidullah al atki al maroof bil bazzar, Musnad al bazzar, vol 14, p 62, Al nasher; Maktaba tul oloom Wal hikam Al Madina al monawwara.

4۔سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني، المعجم الكبير، ج ۸، ص ۱۹۸۔ الناشر: مكتبه ابن تيميه، قاهره
Sulaiman bin ahmed bin ayyub bin muter al lakhmi al shami, abul Qasim al tibrani, Al mujam al Kabir, vol 8, p 198. Al nasher; maktaba ibn temia, Qahira.

1۔أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة الكوفي العبسي، الكتاب المصنف، ج، ص ۳۶۸، الناشر: (دار التاج لبنان)
Abu bakar abd ullah bin Muhammad bin abi sheba al koofi al absi, al kitab ul musannaf, vol 7, p 368, al nasher da rut taj labnan.
Asar ibne massod: 49

2۔ سورۃ بنی اسرائیل: ۱۷: ۶۴
Surah bani Israel: 17: 64

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

گانا بجانا سلف امت کے نزدیک

گانے اور کھیل تماشے کی جگہیں چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ یہ گناہ کے اڈے، شیطان کا جال اور برے اعمال کی جڑ ہیں۔

حضرت یزید بن ولید کہتے ہیں:

يا بني أمية إياكم والغناء فإنه ينقص الحياة ويزيد في الشهوة ويهدم المروءة، فإنه لينوب عن الخمر، يفعل ما يفعل السكر، فإن كنتم لا بد فاعلين فجنبوه النساء، فإن الغناء داعية الزنا ۔ [13]

"اے بنی امیہ! گانے بجانے سے پرہیز کرو کیونکہ یہ حیاء کو کم کرتا، شہوت کو بڑھاتا اور مروت کو تباہ کر دیتا ہے، اور یہ شراب کا نائب ہے اور شراب کا سا کام کرتا ہے۔ اگر تمہیں ایسا کرنا ہی ہے تو عورتوں کے ساتھ اس سے بچو، کیونکہ گانے گانا بدکاری کو دعوت دیتا ہے۔

اللہ کے غضب و عذاب کے اسباب سے پرہیز کرنا چاہیے، گانے بجانے اور الآت طرب وغناء کا ظاہر ہونا اللہ کے عذاب کے نازل ہونے کا سبب ہے، حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

لَيَشْرَبن النَاس مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا يُعْزَفُ عَلَى رُؤُوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنيَات يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ وَيَجْعَلُ بِهِمُ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِيرَ ۔ [14]

"میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے مگر اسکا نام بدل کر کچھ اور رکھ لیں گے، انکے سروں پر آلات طرب بجائے جائیں گے اور گانے والیاں گھومیں (رقص کریں) گی، اللہ تعالی انہیں زمین میں دھنسا دیگا اور انکی شکلیں مسخ کر کے انھیں بندر اور خنزیر بنا دے گا۔

ائمہ اربعہ اور جمہور علماء امت کا مسلک

قرآن کریم کی آیات، احادیث رسول علیہ السلام، آثار صحابہ اور اقوال تابعین کے پیش نظر صحابہ و تابعین اور جمہور علماء امت کے نزدیک گانا و موسیقی حرام ہیں اور جمہور میں چاروں معروف ائمہ مجتہدین بھی شامل ہیں۔ جیسا کہ امام شوکانی نے نیل الاوطار میں، امام ابن تیمیہ نے منہاج السنہ میں اور علامہ بن قیم نے اغاثۃ اللھفان میں تفصیلات ذکر کی ہیں۔ بعض اہل مدینہ بعض اہل ظاہر اور صوفیہ محفل سماع کی رخصت دیتے ہیں جس سے شک گزر سکتا ہے کہ شاید امام مالک رحمہ اللہ بھی انہی میں سے ہوں گے اور سارے اہل مدینہ بھی ایسے ہی کہتے ہوں گے جب کہ ایسا نہیں۔ اہل مدینہ میں سے امام مالک اللہ کے بقول صرف فاسق وفاجر لوگ ہی اس کے قائل تھے۔ کہاں کتاب و سنت اور سلف امت اور کہاں فاسق و فاجر

3أبو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الأموي القرشي المعروف بابن أبي الدنيا، ذم الملاهي لابن أبي الدنيا، الطبعة الأولى، ص ٥١. الناشر: مكتبة ابن تيمية، القاهرة مصر

Abu bakr abd ullah bin Muhammad bin Obaid bin Sufyan bin qais al bzghdadi al umawi al qurshi al maroof bibn abi dunya , zum al malahi libn abi dunya , first addition, p 51 , al nasher : maktaba ibn temia al qahira, misr.

1۔أبو عبد الله محمد بن يزيد بن ماجة القزويني، سنن ابن ماجه، ج، ص، الناشر: دار الرسالة العالمية

Abu abd ullah Muhammad bin yazid bin majah al qazvini, sunsn ibn majah, vol 5, p 151, al nasher: dar ur risala al alamia.

حرف وسخن HARF-O-SUKHAN Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

لوگوں کا فعل؟ غرض اگر کسی نے ان تمام کے خلاف کوئی رائے قائم کی یا عمل کیا تو اسکی طرف التفات نہیں کیا جائے گا، کیونکہ کتاب وسنت اور خصوصاً اسوہ وفیصلہ نبوی کے خلاف کسی کی بات نہیں سنی جائے گی، جیسا کہ سورۃ النساء، آیت:۶۵ کا تقاضا ہے جس میں ارشاد الٰہی ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۔[15]

اے نبی، آپ کے پروردگار کی قسم! یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں آپ کو منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ آپ کردیں، اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اسے خوشی سے مان لیں، تب تک یہ مؤمن نہیں ہوں گے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے آپ علیہ السلام کا ارشاد مروی ہے:

في هذه الأمة خسف، ومسخ، وقذف، قيل: يا رسول الله ومتى ذلك؟ قال: إذا ظهرت القيان، والمعازف، وشربت الخمور». ۔[16]

اس امت میں زمین میں دھنسا دیا جانا اور [قذف] آسمان سے پتھر برسا جانا اور مسخ، شکلیں بگڑنا واقع ہوں گے۔ کہا گیا: اے اللہ کے رسول یہ کب ہوگا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: "جب گانے والی عورتیں اور آلات طرب وغناء آجائیں گے اور شراب پی جائے گی۔

حضرت ضحاک رحمہ اللہ کا قول ہے: **الغِنَاءُ مُفْسِدَةٌ لِلْقَلْبِ مُسْخِطَةٌ لِلرَّب؛**[17] گانا دل کو فاسد اور رب کو ناراض کرتا ہے۔

گانے کا مادہ، اسکی حقیقت، اسکا باعث، مقصد، اثر اور اسکا پھل، یہ سب ان بُرے اشعار کے ارد گرد گھومتے ہیں جو اس صفت و تعریف پر مشتمل ہوتے ہیں جو اللہ کو بری لگتی ہے اور جس پر اللہ ناراض ہوتا ہے اور بعض دفعہ وہ لوگ حد سے تجاوز کرکے کفریہ اشعار بھی گانے لگتے ہیں جو اللہ اور اسکے رسول علیہ السلام کے فرمان کی خلاف ورزی ہے۔ دیکھیے ان گانوں اور کھیل تماشے کی جگہوں نے ان کے مالکوں پر کتنا شر وفساد پھیلایا ہے جو اپنا اصل چہرہ بدل کر بُرے آثار ونتائج کو بنا سنوار کر دکھلاتے ہیں، جنہیں ہر صاحب آثار بصیرت ان کے چہروں، باتوں، حرکتوں اور ان کے احوال سے دیکھ سکتا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

وَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۔[18]

جس کو خراب کرنا اللہ کو منظور ہو تو آپ اس کے لیے الٰہی ہدایت میں سے کسی چیز کے مختار نہیں۔

2۔سورۃ النساء: ۴: ۶۵

Surah Al Nisa, 4: 65

3۔ جلال الدين السيوطي، جمع الجوامع، ج ، ص ، الناشر: الأزهر الشريف، القاهرة

Jalal ud din al soyuti, jam ul jawamey, vol 6, p 47, al nasher: al azhar al shrif, al qahira.

4عبد الرحمن بن أبي بكر ، جلال الدين السيوطي، حقيقه السنة والبدعة، ص ۱۰۲، الناشر: المطابع الرشيد

Abd ur rehman bin abi bakar , jalal ud din al soyuti, Haqiqat us sunnat wal bidat, p 102, al nasher; Mutabi al Rasheed.

1سورۃ مائدہ؛ ۵:۴۱

Surah maida, 5;41

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

جب حضرت مالک بن انس سے ان کے زمانے میں بعض لوگوں نے گانے بجانے کے بارے میں رخصت دینے والوں کے بارے میں پوچھا، توانہوں نے کہا: **إِنَّمَا يَفْعَلُهُ عِنْدَنَا الفُسَاقُ**[19] ہمارے ہاں یہ فاسقوں کا فعل ہے۔

گانا سننا اور ان کا التزام کرنا شیطان کی بہت بڑی چال ہے اور جاہلوں کے دلوں کو قید کر کے انھیں قرآن مجید کی تلاوت اور سننے سے روکتا ہے۔

امام شافعی اللہ کہتے ہیں:

خرجت من بغداد وخلفت بها شيئا أحدثه الزنادقة، يسمونه التغبير، يصدون الناس به عن القرآن[20]

میں نے بغداد میں دیکھا ہے کہ زنادقہ نے ایک چیز ایجاد کی ہے جسے تغیر کہتے ہیں یعنی گا گا کر لہر دار آواز میں پڑھنا جس سے وہ لوگوں کو قرآن سے دور کرتے ہیں۔

اگر تغیر کا یہ حال ہے جو کہ ایسے اشعار ہوتے ہیں جو لوگوں کو زہر کی طرف مائل کرتے ہیں۔ وہ ان اشعار کو گاتا ہے اور ساتھ ہی ایک سلاخ لے کر کسی سوکھی جلد وغیرہ پر مارتا ہے، تو پھر اس گانے کے بارے میں کیا کہا جائے گا جو شراب کا قائم مقام ہے، جسے "فن" کہتے ہیں جبکہ وہ شہوت اور گندے الفاظ ہوتے ہیں جن سے نہ دل کو قرار آتا ہے نہ دماغ کو سکون۔ سبحان اللہ عقلیں کیسے گمراہ ہو گئیں اور فکر و فہم اور سوچیں کیسے غارت ہو گئیں؟ ارشاد الٰہی ہے:

فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۔ [21]

بات یہ ہے کہ صرف آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

قوت سماعت ایک عظیم امانت اور بہت بڑی نعمت ہے جس سے اللہ نے اپنے بندوں کو نوازا ہے اور اسکی حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے اور بتایا ہے کہ وہ اسکے ذمہ دار ہیں، طرب وغناء اور آلات طرب موسیقی وباجے وغیرہ سننا اس نعمت کی ناشکری کرنا ہے اور اللہ کی معصیت و گناہ میں واقع ہوتا ہے.

حضرت ابو ہریرہ سے ارشاد نبوی مروی ہے:

فالعينان زناهما النظر، والأذنان زناهما الاستماع، واللسان زناه الكلام، واليد زناها البطش، والرجل زناها الخطا، والقلب يهوى ويتمنى، ويصدق ذلك الفرج ويكذبه.[22]

2أبو بكر أحمد بن محمد بن هارون بن يزيد الخَلَّال، الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ص ٦٥، الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان:

Abu bakar Ahmed bin Haroon bin Yazid al khallal, amr bil maroof wannahi anil munkar, p 65, al nasher; dar ul kotub il ilmia, beroot Labnan.

3عبد الرزاق بن عبد المحسن البدر، فقه الأدعية والأذكار، ج، ص، الناشر: الكويت

Abd ur Razzaq bin Abd ul muhsin al badar, Fiq hul adeya wal azkar, vol 2, p 213, al nasher ; Kuwait.

4سورة الحج؛ ٢٢:٤٦

Surah al hajj, 22: 46

5أبو العباس أحمد بن عمر بن إبراهيم القرطبي، المفهم، ج٦، ص ٦٧٣، الناشر: دار ابن كثير، دمشق – بيروت

Abul Abbas Ahmed bin umr bin Ibrahim al qurtabi, Al mafham, vol 6, p 673, al nasher : dar ibn kasir Dimashq, beroot.

آنکھوں کا زنا ہے نظر بازی، کانوں کا زنا ہے شہوانی باتیں سننا اور زبان کا زنا ہے شہوانی باتیں کرنا، ہاتھ کا زنا ہے حرام چیز کو پکڑنا، پاؤں کا زنا ہے حرام کام کیلئے چلنا، دل کا زنا چاہنا و تمنا کرنا ہے اور شرمگاہ تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

لمحہ فکریہ!

گانے بجانے اور کھیل تماشے کی جگہوں کی تعظیم کرنا اور انکے مالکوں کا خود کو بڑا ظاہر کرنا، لوگوں کو برائی اور گمراہی کی طرف دعوت دینے اور کتاب اللہ و سنت رسول سے دور کرنے کے مترادف ہے، نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

ومن دعا إلى ضلالة كان عليه من الإثم مثل آثام من تبعه لا ينقص ذلك من آثامهم شيئا۔[23]

اور جس نے گمراہی کی طرف دعوت دی اسے اتنا ہی گناہ ہو گا جتنا اس کی اتباع کرنے والوں کو ہو گا بغیر انکے گناہ کم کیے۔

ہم دلوں کے مردہ ہو جانے اور بصیرت کے چھن جانے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اپنے نفس اور اپنی سماعت کو کھیل تماشوں اور شیطان کی بین باجوں سے محفوظ رکھیں، انہیں باعث حصول جنت بنائیں، قرآن پڑھنے، سننے اور سنت رسول کی تعلیم حاصل کرنے کے حلقے قائم کریں، تاکہ آپ اس کا پھل پائیں، گمراہی کی بجائے سیدھا راستہ ملے، اندھے پن کی جگہ بصیرت حاصل ہو، نیکی کی ترغیب ملے، بُرائی سے نجات حاصل ہو، دلوں کو زندگی ملے اور روحانی امراض کی دواء و شفاء اور ان سے نجات ملے اور دلیل و برہان حاصل ہو اور خود ان لوگوں میں سے بنیں جنکے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۔[24]

اور جو لوگ جب کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں۔

جواز کی ایک مشروط شکل

نکاح و شادی کے موقع پر دف بجانے اور ایسا گانا گانے کی اجازت ہے، جس میں ناجائز تعریفی کلمات نہ ہوں۔ یہ بھی خاص طور پر عورتوں کیلئے جائز ہے، یہ دف نکاح اور سفاح بدکاری میں فرق کرنے کیلئے ہے۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

فصل ما بين الحلال والحرام ضرب الدف، والصوت في النكاح[25]

حلال اور حرام میں، نکاح کے موقع پر دف بجانے اور خوشی کی جائز آواز نکالنے کا فرق ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت الربیع بنت معوذ بن عفراء کہتی ہیں

1أبو يعلى أحمد بن علي بن المثُنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي، مسند أبي يعلى، ج ١١، ص ٣٧٣، الناشر: دار المأمون للتراث دمشق

Abu yala Ahmed bin ali bin al musanna bin yahya bin Eisa bin Hilal at taimi , al moosili, Musnad Abi yala, vol 11, p 373, al nasher: dar ul mamoon littoras, Dimashq.

2سورة المومنون، ٣:٢٣

Surah al mominoon, 3:23

3جلال الدين السيوطي، جمع الجوامع، ج، ص، الناشر: الأزهر الشريف، القاهرة

Jalal ud din al soyuti, Jam ul jawamey, vol 5, p 815, al nasher: al Azhar al sharif, Qahira.

فجعلت جويريات لنا يضربن بالدف ويندبن من قتل من آبائي يوم بدر ۔ [26]

ان کے نکاح اور رخصتی کے موقع پر لڑکیوں نے دف بجائی اور غزوہ بدر میں ہمارے جو آباء واجداد قتل ہوئے تھے، انکی خوبیاں بیان کیں۔

فتح الباری میں علامہ ابن حجر عسقلانی والے کہتے ہیں:

والأحاديث القوية فيها الإذن في ذلك للنساء ، فلا يلتحق بهن الرجال لعموم النهي عن التشبه بهن۔ [27]

قوی احادیث کی رو سے صرف عورتوں کو اسکی اجازت ہے، لہذا مرد ان کی طرح نہ کریں، کیونکہ عموماً مردوزن کا باہم دیگر مشابہت اختیار کرنا منع ہے۔

حد سے تجاوز

انتہائی افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت سارے لوگ جس بات کی شرعاً اجازت دی گئی ہے اس سے تجاوز کر کے حرام امور تک پہنچ جاتے ہیں، وہ گانے بجانے والے [گویے یا سنگرز] اور گانے بجانے والی لیڈی سنگرز کرائے پر لے آتے ہیں جو کہ فسق وفجور پر مشتمل گانے گاتے ہیں اور ساتھ ہی آلات موسیقی وغیرہ بجاتے ہیں اور ان حرام امور پر بڑی بڑی خطیر رقمیں خرچ کرتے ہیں، گانے کیلئے لاؤڈ اسپیکر استعمال کرتے، پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتے اور بدکار ناچنے والی فاحشہ عورتوں [ڈانسرز] سے ناچنے میں مشابہت اختیار کرتے ہیں، اس پر مستزاد یہ کہ وہاں مردوزن کا اختلاط ہوتا ہے، وقت برباد اور نمازیں ضائع کرتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر کئی بڑے بڑے فتنے اور انجام بد والے امور ہیں جو کہ اکثر مسلمانوں کی صفوں میں وباء اور اندھی تقلید کی راہ سے پھیل گئے ہیں۔

ان امور سے بچنا چاہیے اور اس طرح کی محفل میں شرکت کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لا ندخل وليمة فيها طبل ولا معزاف[28]

ہم ایسی دعوت میں داخل نہیں ہوتے جس میں ڈھول یا ساز ہو۔

اللہ کے سامنے توبہ کرنا چاہیے، اسکی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اسلام کے احکام وآداب پر عمل کرنا چاہیے، اپنے بگڑے ہوئے امور کو سنوارنا اور کتاب اللہ وسنت رسول علی السلام کی اتباع کرنا چاہیے تاکہ ہم فلاح ونجات کی راہ پر گامزن ہوں۔

1أبو عبد الله، محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة ابن بر دزبه البخاري الجعفي، صحيح البخاري، ج ، ص ، الناشر : دار طوق النجاة – بيروت

Abu abdullah, Muhammad bin Ismael bin Ibrahim bin al mughira ibn burdzba al bukhari al jaafi, Sahih bukhari, vol 7, p 19, alnasher Dar taoq alnajatberoot.

2الإمام أحمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ، ص ، الناشر : مؤسسة الرسالة

Al imam Ahmed bin Hambal, Musnad al imam Ahmed bin Hambal, vol 27, 181, al nasher: moassiss tur risala.

3صدر الدين، أبي طاهر السِّلَفي أحمد بن محمد بن أحمد بن محمد بن إبراهيم سِلَفَه الأصبهاني، الطيوريات، ج ، ص ، الناشر : مكتبة أضواء السلف، الرياض

Sadr ud din, Abi tahir as sailfi Ahmed bin Muhammad bin ahmed bin Muhammad bin ibrahim silafa al al asbahani, Al Toyourat, vol 2, p 316, al nasher: maktaba azwa us salf, al reyaz.

اللہ تعالیٰ نے جن کاموں کو حرام قرار دیا ہے انکے لیے مختلف کلمات اور انداز اختیار فرمائے ہیں جنکی مثالیں قرآن کریم اور حدیث رسول صلی الہ علیہ وسلم کے اسلوب بیان میں بکثرت پائی جاتیں ہیں مثلاً کبھی اسے حرام قرار دینا، ناپسندیدہ اور ملعون قرار دیا ہے، کہیں اسے رحمت سے دوری کا باعث یا رحمت کے فرشتوں کے حاضر نہ ہونے کا سبب، بُرے لوگوں اور کفار و مشرکین کا وطیرہ و شیوہ، باعث مسخ، سبب پتھراؤ، باعث عذاب، زمین میں دھنسائے جانے کا موجب، جھوٹ[الزور]، گناہ، لغو اور بے ہودہ کام کہا ہے اور کبھی شیطانی کام اور اسکے کرنے والے کو شیطان کا آلہ کار بتایا ہے۔ اور گانا و موسیقی کو حرام قرار دینے کیلئے یہ تمام انداز قرآن و سنت میں ملتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گانا و موسیقی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے لیکر آج تک تمام اہل علم حرام قرار دیتے آئے ہیں اور ان کی حرمت پر قرآن کریم، حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آثار و اقوال صحابہ و سلف امت شاہد ہیں چنانچہ آیئے سب سے پہلے اس سلسلہ میں قرآن کریم کے ایک آیت کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ارشاد الٰہی ہے:

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلمٍ وَ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مهين۔[29]

اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو لغو باتیں خریدتے ہیں تاکہ لوگوں کو بے علمی کے ساتھ اللہ کے راستے سے گمراہ کریں ،اور اس[دین] سے استہزاء و مذاق کریں۔ یہی لوگ ہیں جنھیں ذلیل کرنے والا عذاب ہو گا۔

تفسیر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

اس آیت میں وارد کلمہ ﴿ **لهوالْحَدِيثِ**) سے مراد گانا بجانا یا ساز و موسیقی ہے۔ اس بات کا پتہ خود نبی اکرم صلی علیہ وسلم سے چلتا ہے چنانچہ معجم طبرانی کبیر میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا:

لا يحل شري المغنيات، ولا بيعهن، ولا تجارة فيهن، وثمنهن حرام۔[30]

گلوکاراؤں کا خریدنا، بیچنا اور انکی تجارت کرنا حلال نہیں اور انکی قیمت کھانا حرام ہے۔

اسکے بعد آپ علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔(**وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلمٍ**)

موسیقی وراگ کی حرمت آراء سلف امت کی رُو سے

کتب حدیث میں سلف صالحین امت کے بعض ایسے آثار بھی پائے جاتے ہیں جو نہ صرف ساز و آواز یا موسیقی وراگ کے حرام ہونے کا پتہ دیتے ہیں بلکہ انکے حرام ہونے کا فلسفہ و حکمت بھی بتاتے ہیں۔ ان میں سے چند آثار درج ذیل ہیں۔

مشہور صحابی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

1۔سورۃ لقمن، ۳۱:۶

Surah luqman, 31:6

2سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني، المعجم الكبير، ج ٨، ص ٢١١، الناشر: مكتبة ابن تيمية – القاهرة

Sulaiman bin ahmed bin mutair al lakhmi al shami, Abul Qasim al tibrani, al mojam al Kabir, vol 8, p 211, al nasher: maktaba ibn taimia, alqahira)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

الغناء ينبت النفاق كما ينبت الماء البقل۔ [31]

گانے سے نفاق اسی طرح پھوٹتا ہے جس طرح پانی جڑی بوٹیاں اگاتا ہے۔

اس اثر کا ایک دوسرا طریق بھی ہے اور اس طریق سے یہ اثر قدرے طویل ہے، اس میں ہے:

الغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء الزرع، وإن الذكر ينبت الإيمان في القلب كما ينبت الماء الزرع۔ [32]

گانا دل میں یوں نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی فصل اُگاتا ہے، اور ذکر الٰہی دل میں یوں ایمان پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سبزی اُگاتا ہے۔

اس اثر کی سند میں انقطاع پایا جاتا ہے۔ غرض پہلے طریق والا صحیح سند پر مشتمل اثر بظاہر تو حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

وهو في حكم المرفوع إذ مثله لا يقال من قبل الرأي.[33]

لیکن ایسی بات اپنی رائے سے نہیں کہی جاسکتی۔ لہذا یہ مرفوع حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم میں داخل ہے۔

یہ اصولی بات علامہ نعمان آلوسی نے اپنی تفسیر روح المعانی میں لکھی ہے۔

رائے ثانی میں گانا و قوالی

معروف تابعی امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إن الغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء الزرع وإن الذكر ينبت الإيمان في القلب كما ينبت الماء الزرع۔ [34]

بلاشبہ گانا دل میں یوں نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی فصل اُگاتا ہے، اور بلاشبہ ذکر الٰہی دل میں یوں ایمان کو بڑھاتا ہے جیسے پانی فصل کو آگاتا ہے۔

اگر کوئی کہے کہ باقی سارے گناہوں کو چھوڑ کر صرف گانے بجانے کیلئے یہ بات خاص کرنے کی کیا وجہ ہے کہ یہ دل میں نفاق کو جنم دیتا ہے؟ تو اسے یہ جواب دیا جائے گا کہ یہ اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم دلوں کے طبیب وڈاکٹر تھے، وہ دلوں کے احوال و اعمال کو سمجھتے اور انکی بیماریوں اور انکے علاج کو خوب جانتے تھے۔ وہ ان کے طریقے سے انحراف کرنے والے ان لوگوں کی طرح نہیں تھے جنھوں نے

3- خالد الرباط، سيد عزت عيد، محمد أحمد عبد التواب، الجامع لعلوم الإمام أحمد، كتاب الإيمان، باب المنافقين، ج ۳، ص ۲۲۳، الناشر: دار الفلاح جمهوريه مصر۔
Khalid al rbat, syed eid, Muhammad ahmed abd ut tawwab, al Jamey lioloom il imam ahmed, kitab ul iman, chapter al monafiqoon, vol 3, p 223 al nasher: dar ul falah republic misr.

1 خالد الرباط، سيد عزت عيد، محمد أحمد عبد التواب، الجامع لعلوم الإمام أحمد، كتاب الإيمان، باب المنافقين، ج ۳، ص ۲۲۱، الناشر: دار الفلاح جمهوريه مصر
Khalid al rbat, syed eid, Muhammad ahmed abd ut tawwab, al Jamey lioloom il imam ahmed, kitab ul iman, chapter al monafiqoon, vol 3, p 221 al nasher: dar ul falah republic misr.

33. شهاب الدين محمود بن عبد الله الحسيني الألوسي، روح المعاني، ج، ص، الناشر: دار الكتب العلمية بيروت
Shihab ud din Mahmood bin abd ullah al Hussaini al aloosi, Rooh ul maani, vol 11, p 68, al nasher: dar ul kotub al ilmia, beroot.

34. شادي بن محمد بن سالم آل نعمان، جامع تراث العلامة الألباني، كتاب الغناء والمعازف، ج، ص، الناشر: مركز النعمان
Shadi bin Muhammad salim aal numan, Jamey toras al allama tul albani, kitab al ghina wal maazif, vol 16, p 343, al nasher: markaz al numan.

دلوں کا علاج کرتے کرتے پہلے سے بڑی بیماری میں جتلا کر دیا اور مریض کو دوا دینے کے بجائے زہر قاتل دے دیا۔ نتیجہ یہ کہ آج گھر، راستے اور بازار دل کے مریضوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ گانے میں بعض خاصیتیں پائی جاتی ہیں جن کا دل پر نفاق کا رنگ چڑھانے اور پانی کے کھیتی کو بڑھانے کی طرح نفاق کو بڑھانے میں خاص اثر ہوتا ہے۔ ان خاصیتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ گانا بجانا دل کو غافل کرتا ہے، قرآن سمجھنے اور اس پر تدبر اور عمل کرنے سے روکتا ہے۔ گانا اور قرآن کبھی بھی ایک دل میں اکٹھے نہیں رہ سکتے کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ قرآن خواہشات نفس کی پیروی سے روکتا ہے۔ عفت و پاکدامنی اختیار کرنے، شہوت پرستی ترک کرنے، شیطان کی عدم اتباع کرنے، اور جہالت و گمراہی سے بچنے کا حکم دیتا ہے۔ جبکہ گانا بجانا ان سب پر عمل کرنے کی دعوت دیتا ہے، انھیں بنا سنوار کر پیش کرتا ہے اور ہر برائی کی طرف حرکت دیتا ہے۔ غرض گانا بجانا اور شراب ایک ہی جیسے خواص رکھتے ہیں اور بعض عارفین نے کہا ہے کہ محفل سماع (قولی) کچھ لوگوں کے دلوں میں نفاق، کچھ میں عناد، بعض میں جھوٹ، بعض میں فسق و فجور، اور کئی لوگوں کے دلوں میں غرور و تکبر پیدا کرتی ہے۔ گانا بجانا دل کو بگاڑ کر رکھ دیتا ہے۔ اور جب دل کی حالت بگڑ جائے تو اس میں نفاق ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے۔ اگر کوئی عقلمند شخص گانے بجانے یا سماع کی محفلوں میں بیٹھنے والوں اور تلاوت قرآن و ذکر الٰہی میں مصروف رہنے والوں کے حالات میں موازنہ کرے تو اسے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی حکمت و دانشمندی اور انکے دلوں کی بیماریوں کے جاننے والے ہونے اور ان بیماریوں کے علاج کے ماہر ہونے کا معترف ہونا پڑے گا۔

امام شعبی رحمہ اللہ ہی صحیح سند کے ساتھ ذم الغناء ابن ابی الدنیا میں فرماتے ہیں:

لعِنَ الْمُغَنِي وَالْمُغَنّى لَهُ [35]

گانے والا اور جس کے لیے گایا جائے، دونوں ہی ملعون ہیں

ذم الملاھی ابن ابی الدنیا میں صحیح سند سے امام شعبی رحمہ اللہ کے بارے میں مروی ہے:

انه كَرِهَ أَجْرَ الْمُغَنِّيِ36 .

وہ گلوکارہ کی اجرت کو برا سمجھتے تھے۔

رائے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ

معروف شخصیت اور مشہور تابعی حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَوْتَانِ مَلْعُونَانِ : مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ وَ رنة عِنْدَ مُصِيبَةٍ [37]

دو آوازیں بڑی لعنتی ہیں، نعمت وخوشی کے موقع پر گانا بجانا اور مصیبت کے وقت چیخ وپکار اور بین کرنا۔

35.ثقة الدين، أبو القاسم علي بن الحسن بن هبة الله المعروف بابن عساكر ، ذم الملاهي، ج ، ص ، ، الناشر : دار البشائر الإسلامية

Siqa tud din, Abul Qasim ali bin al hasan bin hibat ullah al maroof bibn asakir, zamm ul malahi, vol 11, p 42, al nasher: Dar ul bashair al islamia.

،أبو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الأموي القرشي المعروف بابن أبي الدنيا، ذم الملاهي لابن أبي الدنيا، ص ، الناشر : مكتبة ابن تيمية، القاهرة مصر 1

Abu bakar abd ullah bin Muhammad bin Obaid bin Sufyan bin qais al Baghdadi al umvi al qarshi al maroof bibn abi dunya, zamm ul malahi libn abi dunya, p 55, al nasher: maktaba ibn taimia, al qahira, misr.

37.أحمد بن ناصر الطيار، حياة السلف، ص ..، الناشر : دار ابن الجوزي

Ahmed bin Nasir at Tayyar, Hayat us salf, p 900, al nasher: dar ibn ul jozi.

اور یہی بات ایک صحیح حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی آئی ہے جو متعلقہ احادیث کے ضمن میں دوسری حدیث کے تحت ذکر کی جا چکی ہے۔

مصنف ابن ابی شعبہ میں ایسی دفیں جو شادی کے علاوہ دیگر مواقع پر بجائی جانے والی ہوں، اسکے بارے میں حضرت حسن بصری نے فرمایا ہے:

لَيْسَ الدُّفوفَ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فِي شَيْءٍ ، وَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ كَانُوا يُشَقِّقُونَهَا [38]

یہ دفیں (جو بے موقع بجائی جائیں) مسلمانوں کے طریقہ میں سے نہیں ہیں، اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھی انھیں توڑ دیا کرتے تھے۔

رائے قاضی شریح رحمہ اللہ

مصنف ابن ابی شیبہ میں صحیح سند کے ساتھ، نیز سنن کبری بیہقی اور الامر بالمعروف خلال میں ابو حصین بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَجُلاً كَسَرَ طنبورَ رَجُلٍ فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَلَمْ يُضَمِّنْهُ شَيْئا۔ [39]

ایک آدمی نے کسی کا طنبورہ (باجا) توڑ دیا، وہ اپنی شکایت لیکر قاضی شریح رح کی عدالت میں پہنچا، انہوں نے اُسے اسکی کوئی ضمانت (قیمت) نہ دلوائی۔

رائے سعید بن المسیب رحمہ اللہ

مصنف عبد الرزاق میں صحیح سند ثابت ہے، کہ حضرت سعید ابن المسیب رح فرماتے ہیں:

إني لأبغض الغناء، وأحب الرجز [40]

مجھے گانا ناپسند اور رزمیہ اشعار یا جنگی ترانہ (بلا ساز) پسند ہے۔

رائے اصحاب ابن مسعود رضی اللہ عنہم

كان أصحاب عبد الله يأخذون الدفوف من الصبيان في الأزقة فيخرقونها. [41]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھی (تابعین) گلیوں میں بچوں سے دفیں چھین کر انھیں توڑ دیا کرتے تھے۔

اور یہ اس لیے کہ دفیں صرف شادی وعید کے موقع پر بجائی جاسکتی ہیں ہر وقت نہیں۔

3أبو بكر أحمد بن محمد بن هارون بن يزيد الخَلّال، الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، باب ذكر الدفوف، ص، الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت–لبنان۔
Abu bakar Ahmed bin Muhammad bin Yazid al khallal, Al amr bil Maroof wan nahi anil munkar, chapter zikr ud doyouf, p 57, Al Nasher: Dar ul kotub al ilmia , beroot, Labnan.

39,أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة الكوفي العبسي، الكتاب المصنف، ج، ص ۰، الناشر: (دار التاج لبنان)
Abu bakar Abd ullah bin Muhammad bin Abi Sheba al koofi al absi, Al kitab ul mosannf, vol 5, p 10, Al nasher: Dar ut taaj, Labnan.

40,معمر بن راشد الأزدي، الجامع، باب الغناء و الدف، ج، ص، الناشر: المجلس العلمي الهند
Mumar bin Rashid al azdi, Al Jamey, chapter al ghina wad duf, vol 11, p 6, Al nasher: Al majlis ilmi, al Hind.

41,شادي بن محمد بن سالم آل نعمان، جامع تراث العلامة الألباني، كتاب الغناء، ج۱۶، ص۳۱۷، الناشر: مركز النعمان
Shadi bin Muhammad bin salim aal Numan, Jamey toras ul allama tul albani, kitab ul ghina, vol 16, p 317, Al nasher: Markaz Numan.

جمہور علماء امت کا مسلک

قرآن کریم کی آیات، احادیث رسول صلی علیہ وسلم، آثار صحابہ رضی اللہ عنہم اور اقوال تابعین رحمہم اللہ کے پیش نظر صحابہ وتابعین اور جمہور علماء امت کے نزدیک گانا و موسیقی حرام ہیں اور جمہور میں چاروں معروف ائمہ مجتہدین بھی شامل ہیں۔چاروں فقہی مکاتب فکر کے معروف چاروں ہی ائمہ مجتہدین کا ساز و موسیقی اور لہو ولعب کے آلات کے حرام ہونے پر اتفاق ہے۔غرض ائمہ اربعہ سمیت تمام علماء وفقہاء کتاب کے شروع میں ذکر کی گئی آیات واحادیث اور آثار صحابہ وتابعین کے پیش نظر آلات طرب ونشاط یا ساز و موسیقی کے حرام ہونے پر متفق ہیں۔

امام ابو خالد سعید عبدالجلیل اپنی کتاب (فقہ قراءۃ القرآن) کریم میں ائمہ اربعہ کا گانا و موسیقی کے بارے میں مؤقف ذکر کر کے کچھ یوں رقمطراز ہیں:

وها هى أقوال الأئمة والعلماء فى ذم الغناء وتحريمه، وكونه صادا عن ذكر الله، وعن فهم كتاب الله. فهل أنتم منتهون؟

* سئل الإمام مالك عن الغناء؟ فقال: إنما يفعله عندنا الفساق.

* وقال الشافعى فى كتاب أدب القضاء: إن الغناء لهو مكروه، يشبه الباطل والمحال. ومن استكثر منه سفيه ترد شهادته.

* وقال الإمام أحمد: الغناء ينبت النفاق فى القلب، لا يعجبنى.

* وأما الإمام أبو حنيفة: فإنه يكره الغناء ويجعله من الذنوب، وصرح أصحابه بتحريم المعازف كلها[42]

فقہ حنفی کا اصول ہے کہ اگر کسی چیز کے بارے میں مطلقاً مکروہ کہا جائے تو کراہت کے اس اطلاق سے اس چیز کا حرام ہونا مراد ہوتا ہے، تو گویا امام صاحب کے نزدیک یہ حرام یا مکروہ تحریمی ہے۔

عیدین وشادی بیاہ میں دف

اسلام دین فطرت ہے، اس نے انسان کی فطرت کا ہر جگہ اور ہر اعتبار سے خیال رکھا ہے۔خوشی منانا انسان کا فطری جذبہ اور اسکا حق ہے۔اسلام میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو خوشی منانے کے ایک سال میں دو مواقع عید الفطر اور عید الاضحی کی شکل میں عطا کیے ہیں۔کافروں کے خوشی منانے کے انداز شراب وشباب سے کھیلنے، رقص وسرود کی محفلیں منعقد کرنے اور کئی طرح کی اچھل کود کرنے سے عبارت ہیں جبکہ اسلام خوشی کے مواقع پر بھی سنجیدگی و تقدس سکھلاتا ہے اور آوارگی و بے حیائی اور معصیت ونافرمانی سے باز رہنے کی تعلیم عیدین اور شادی بیاہ کے مواقع پر اسلام نے بعض قواعد وضوابط کے ساتھ دف بجانے کی اجازت دی ہے۔مثلاً دف بجانے والی عورت یا بچی صرف عورتوں کے درمیان ہو، وہ غیر محرم مردوں کے جھرمٹ میں نہ ہو، نوخیز امرد لڑکا نہ ہو، اور نہ ہی مرد ہو۔

اب ان امور کو سامنے رکھتے ہوئے غور کر کے دیکھ لیں، بآسانی پتہ چل جائے گا کہ ہمارے یہاں دلدادگان موسیقی نہ تو ان قواعد وضوابط کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں اور نہ ہی صرف دف پر اکتفاء کرتے ہیں جو کہ ایک سادہ سی آواز پر مشتمل ہوتی ہے اور اس میں ڈھولک کی طرح لے و موسیقی، سر

42.أبو خالد سعيد عبد الجليل يوسف صخر المصري، فقه قراءة القرآن الكريم، ص٦٠، الناشر: مكتبة القدسي القاهرة

Abu Khalid Saeed abduljalil Yousuf Sakhr al misri, Fiq hul Quraan alkarim, p 60, al nasher: maktaba tul Qudsi, Qahira.

وتال یا جذب وترنگ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی، اور پھر ان قواعد وضوابط کے ساتھ دف کہاں؟ اور ان قواعد وضوابط کو نظر انداز کرتے ہوئے رنگارنگ آلات ساز وموسیقی کہاں؟

اس سلسلہ میں ایک حدیث بڑی معروف ہے جس سے موسیقی و گانے کا جواز کشید کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، اس میں ام المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں:

> «دخل علي أبو بكر وعندي جاريتان من جواري الأنصار، تغنيان بما تقاولت به الأنصار يوم بعاث. قالت: وليستا بمغنيتين. فقال أبو بكر: أبمزمور الشيطان في بيت رسول الله ﷺ؟ وذلك في يوم عيد. فقال رسول الله ﷺ: يا أبا بكر! إن لكل قوم عيدا، وهذا عيدنا۔[43]
>
> ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میرے پاس انصار کی لڑکیوں میں سے دولڑکیاں بیٹھی تھیں اور وہ دف بجارہی تھیں اور ساتھ ساتھ یوم جنگ بعاث کے واقعات پر مشتمل اشعار گارہی تھیں اور وہ کوئی پیشہ ور گانے والی نہیں تھیں۔ انھوں نے کہا کیا نبی علیہ السلام کے گھر میں شیطان کی بانسریاں؟ اور یہ عید کا دن تھا، نبی علیہ السلام نے فرمایا: ابو بکر! انھیں چھوڑ دو۔ ہر قوم کی کوئی عید ہوتی ہے اور یہ آج ہماری عید ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ دف بجانا صرف عید کے دن جائز ہے نہ کہ ہر دن اور صرف دف بجانا روا ہے نہ کہ ہر طرح کا ساز و موسیقی۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے دف بجانے اور رزمیہ شعر پڑھنے کو بھی شیطان کا باجا یا بانسری قرار دیا۔ اور نبی علیہ السلام نے انکے صرف بچیاں ہونے اور خوشی وعید کا دن ہونے کی وجہ کچھ کہنے سے منع فرمادیا تھا، اور یہ بھی ایسے ہی ہے جیسے بچیوں کا گڑیوں کے ساتھ کھیلنے کا مسئلہ ہے، جبکہ یہ مردوں کیلئے ہر گز جائز نہیں ہے۔ ایک روایت میں ہے:

> أن أمة سوداء أتت رسول الله ﷺ ورجع من بعض مغازيه فقالت إني كنت نذرت إن ردك الله صالحا أن أضرب عندك بالدف، قال إن كنت فعلت فافعلي، وإن كنت لم تفعلي فلا تفعلي؛ فضربت فدخل أبو بكر وهي تضرب، ودخل غيره وهي تضرب ودخل عمر قال فجعلت دفها خلفها وهي مقنعة، فقال رسول الله ﷺ إن الشيطان ليفرق منك يا عمر أنا جالس ههنا ودخل هؤلاء فلما أن دخلت فعلت ما فعلت[44]
>
> ایک کالے رنگ کی کنیز نبی علی کے پاس اُس وقت آئی جب آپ علیہ السلام ایک غزوہ سے واپس لوٹے تھے۔ اُس نے کہا: "میں نے نذر مانی تھی کہ آپ علیہ السلام اگر اس غزوہ سے صحیح وسالم واپس تشریف لے آئے تو میں آپ علیہ السلام کے پاس دف بجاؤں گی اور گاؤں گی۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تم نے نذر مانی تھی تو ایسا کر لو اور اگر تم نے نذر نہیں مانی تھی تو ایسا نہ کرو"۔ اس نے دف بجانا شروع کی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور وہ دف بجاتی رہی۔ کئی دوسرے لوگ داخل ہوئے اور وہ دف بجاتی رہی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو اُس نے اپنی دف اپنے پیچھے چھپالی، اُس

---

43. أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري، منة المنعم، ج، ص، الناشر: دار السلام، الرياض

Abul Hussain bin al Hajjaj bin muslim al qushairi al nesabori, mannat ul munim, vol 2, p 24, Al nasher: dar salam, Reyaz.

2. أبو الفضل زين الدين عبد الرحيم بن الحسين بن عبد الرحمن بن أبي بكر بن إبراهيم العراقي، طرح التثريب، ج٦، ص٥٤، الناشر: الطبعة المصرية القديمة

Abul fazal zaid ud din abd ur Raheem bin al hussain bin al rehman bin abi bakar bin Ibrahim al Iraqi, Tar hut tasrib, vol 6, p 54, Al nasher: al tabia al misria al qadimia.

کی یہ حرکت دیکھ کر نبی علیہ السلام نے فرمایا: اے عمر! تمہیں دیکھ کر شیطان بھی ڈر جاتا ہے۔ میں یہاں بیٹھا تھا اور وہ دف بجاتی رہی، یہ لوگ داخل ہوئے اور وہ دف بجاتی رہی اور اے عمر! جب تم داخل ہوئے تو اُس نے یہ کیا۔

موسیقی اور غفلت

قرآن اور حدیث میں گانا اور موسیقی کی حرمت اور مذمت کی بات کی گئی ہے۔ قرآن میں گانا اور موسیقی کو ممنوع قرار دیا گیا ہے، بلکہ انہیں فضیلتوں کی بجائے اُنہیں مذمت کا موضوع قرار دیا گیا ہے۔ حدیث میں بھی گانا اور موسیقی کو ایک غیر اخلاقی عمل کے طور پر بیان کیا گیا ہے، اور ان کو اجتناب کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، انسان کو اپنی وقت کو عقلمندانہ اور فائدہ مند کاموں میں صرف کرنے کی بھی ترغیب دی گئی ہے۔ اسلام میں ہر اس چیز کی روک تھام کی گئی ہے جس سے اخلاقی بگاڑ پیدا ہوتا ہو۔ ذہنی انتشار اور اخلاقی بگاڑ پیدا کرنے والی مختلف چیزوں میں سے ایک موسیقی ہے جس کو لوگوں نے جواز بخشنے کے لیے روح کی غذا تک کے قاعدے کو لاگو کرنے کی کوشش کی ہے جبکہ اسلام میں موسیقی اور گانے بجانے کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے واضح الفاظ میں اس حوالے سے وعید کا تذکرہ کیا ہے۔ فرمانِ رسول ﷺ ہے: ”میری امت میں سے ایسے لوگ ضرور پیدا ہونگے جو شرمگاہ [زنا] ’ریشم‘ شراب اور گانا و موسیقی کو حلال کر لیں گے“ یہ دل میں نفاق پیدا کرنے اور انسان کو ذکر الٰہی سے دور کرنے کا سبب ہے۔

مگر آج کل گانا و موسیقی کو لوگوں نے اس حد تک ترجیح دی ہیں، کہ گھر بناتے وقت باقاعدہ ایک مخصوص جگہ صرف اس لیے متعین کی جاتی ہے کہ یہاں پر سینیما بنایا جائے اور رقص و سرور کی دنیا میں مقصد تخلیق کو بھی بھلایا جائے، ظاہر سی بات ہے ایک شخص جب ہمہ تن لہو و لعب کی طرف متوجہ ہو گا اور عبادات و احکامات کو بالائے طاق رکھ کر گانا و موسیقی اور اس سے متعلق معاملات کو وقت دے گا تو قیمتی وقت ضائع ہو گا، جس وقت کو شریعت کے احکامات کو بجالانے کے لیے صرف کرنا چاہیے تھا وہ وقت بے کار گزر تا ہے۔ فرمان خداوندی ہے؛

وماخلقت الجن والانس الا ليعبدون۔[45]

سخت وعیدیں

عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ:إذا اتخذ الفيء دولا، والأمانة مغنما، والزكاة مغرما، وتعلم لغير الدين، وأطاع الرجل امرأته، وعق أمه، وأدنى صديقه، وأقصى أباه، وظهرت الأصوات في المساجد، وساد القبيلة فاسقهم، وكان زعيم القوم أرذلهم، وأكرم الرجل مخافة شره، وظهرت القينات والمعازف، وشربت الخمور، ولعن آخر هذه الأمة أولها، فليرتقبوا عند ذلك ريحا حمراء، وزلزلة وخسفا ومسخا وقذفا وآيات تتابع كنظام بال قطع سلكه فتتابع[46]

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مال غنیمت کو شخصی دولت بنا لیا جائے، جب امانت کو لوٹ کا مال سمجھا جاتے، جب نے زکوۃ کو تاوان جانا جاتے، جب علم دین دنیا طلبی کے لئے سیکھا جائے،

---

45. سورۃ الذاریات، ۵۱:۵۶
Surah Zariat, 51:56

46. محمد بن عیسی بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى، سنن الترمذي، ج ۴، ص ۴۹۴، الناشر: شركة مكتبة
Muhammad bin iesa bin sora bin musa bin zuhak, al Tirmizi, Abu iesa, Sunan ai Tirmizi, vol 4, p 494, Al nasher: Shirka maktab.

جب مرد اپنی بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرانی کرنے لگے۔ دوست کو قریب رکھے اور باپ کو دور رکھے، جب مسجدوں میں شور وغل ہونے لگے، جب قبیلے کا سردار ان کا بدترین آدمی ہو جب قوم کا سربراہ ذلیل ترین شخص ہو، جب شریر آدمی کی عزت اس کے شر کے خوف سے کی جانے لگے، جب مغنیہ عورتوں اور باجوں کا رواج عام ہو جائے، جب شرابیں پی جانے لگیں اور جب اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں تو اس وقت تم انتظار کرو سرخ آندھی کا، زلزلے کا، زمین میں دھنسنے کا، صورتیں مسخ ہونے اور بگڑنے کا او قیامت کی ایسی نشانیوں کا جو یکے بعد دیگرے اس طرح آئیں گی جیسے کسی ہار کی لڑی ٹوٹ جائے تو اس کے دانے ایک کے بعد ایک بکھرتے چلے جاتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک اور سخت وعید آپ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔

يمسخ قوم من أمتي في آخر الزمان قردة وخنازير، قيل يا رسول الله: ويشهدون أن لا إله إلا الله وأنك رسول الله، ويصومون؟ قال: نعم، قيل: فما بالهم يا رسول الله؟ قال: يتخذون المعازف والقينات والدفوف، ويشربون الأشربة، فباتوا على شربهم ولهوهم فأصبحوا قد مسخوا قردة وخنازير[47]

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرب قیامت میں میری امت کے کچھ لوگوں کی صورتیں مسخ کرکے اُنھیں بندوں اور خنزیروں کی صورتوں میں بدل دیا جائیگا۔ صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا وہ لوگ مسلمان ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں وہ لوگ اس بات کی گواہی دینگے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور وہ روزے بھی رکھیں گے۔ صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ پھر اُن کا یہ حال کیوں ہو گا؟ آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ باجوں اور مغنیہ عورتوں کے عادی ہو جائیں گے شرابیں پیا کرینگے ایک شب جب وہ شراب نوشی اور لہو ولعب میں مشغول ہونگے، تو صبح تک ان کی صورتیں مسخ ہوچکی ہوں گی بندروں اور خنزیروں میں۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے ایک روح کو تازہ کرنے والی حدیث مروی ہے۔

عن نافع ان ابن عمررضی الله عنه سمع صوت، زمارة راع فوضع أصبعيه في أذنيه، وعدل راحلته عن الطريق»، وهو يقول: يا نافع أتسمع؟، فأقول: نعم، فيمضي حتى، قلت: لا فوضع يديه، وأعاد راحلته إلى الطريق، وقال: «رأيت رسول الله ﷺ وسمع صوت زمارة راع فصنع مثل هذا[48]

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو اپنے دونوں کانوں پر انگلیاں رکھ لیں اور اپنی سواری کو راستے سے موڑ لیا پھر کہنے لگے نافع آواز آرہی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ، آپ چلتے رہے، حتی کہ میں نے عرض کیا کہ اب آواز نہیں آرہی تو آپ نے اپنے کانوں پر سے ہاتھ ہٹالئے اور اسی راستے

47,جلال الدين السيوطي، جمع الجوامع، ج ١٣، ص ٣٦١، الناشر: الأزهر الشريف، القاهرة

Jalal ud Din al soyouti, Jam ul jawamey, vol 13, p 361, Al nasher: al Azhar al sharif, Qahira.

48,الإمام أحمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ٨، ص ١٣١، الناشر: مؤسسة الرسالة

Al imam Ahmed bin hambal, musnad al imam ahmed bin hambal, vol 8, p 131, al nasher: moassisa al risala.

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

پر آگئے، پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے چرواہے کی بانسری کی آواز سن کر ایسا ہی کیا تھا۔

مسخ کی نوعیت

علماء کا اس سلسلے میں اختلاف ہے کہ یہاں جس مسخ کی وعید سنائی گئی ہے، اسکی نوعیت کیا ہے، آیا اس کے حقیقی معنی مراد ہیں یا مجازی معنی؟ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ حقیقی معنی مراد ہیں، یعنی ان لوگوں کی شکلیں واقعتاً بندروں اور خنزیروں کی شکل میں بدل جائیں گی۔ اور وہ انسان کے بجائے خنزیر اور بندر بن کر رہ جائیں گے۔ اگر یہ معنی لے لئے جائیں، تو بھی کچھ مستبعد نہیں اس لئے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے، اور جس کو جیسی چاہے سزا دے سکتا ہے، البتہ اس صورت میں پھر یہ کہنا ہو گا کہ غالباً ایسا اس زمانے میں ہو گا، جب قیامت کی بڑی بڑی نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ اور یہ بھی اسکی ایک بڑی نشانی ہے۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ مسخ کے حقیقی معنی مراد نہیں ہیں، بلکہ مجازی معنی مراد ہیں لہٰذا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان لوگوں کی شکلیں ہو بہو بندروں اور خنزیروں جیسی ہو جائیں گی۔ اور وہ انسان کے بجائے بندر بن جائیں گے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ: جب کوئی انسان کوئی برا کام کرتا ہے، مثلاً کسی کو دھوکا دیتا ہے یا کسی پر ظلم کرتا ہے، یا زنا و بدکاری وغیرہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ تو اس کا دل اس گناہ سے متاثر ہوتا ہے۔ اور اگر وہ اس گناہ کا بار بار ارتکاب کرتا ہے، تو اس کا دل اس گناہ کے رنگ میں رنگ جاتا ہے، اور اسکی طبیعت کے اندر اس گناہ کی خصوصی صفت یعنی مکر و فریب یا سنگدلی و شقاوت یا بے حیائی و بے غیرتی وغیرہ رچ بس جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ انسانیت سے دور اور حیوانیت سے قریب آجاتا ہے۔ اس میں اور جانوروں میں مشابہت پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اگر وہ بے شرمی اور بے حیائی کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کی طبیعت میں خنزیر کے اخلاق پیدا ہو جاتے ہیں، اور اگر وہ کسی کے ساتھ مکر و فریب کرتا ہے تو طبیعت میں بھیڑیے اور لومڑی کے خصائل پیدا ہو جاتے ہیں، اور اگر لالچ اور حرص کا ثبوت دیتا ہے تو طبیعت جس کا نتیجہ میں کتے کی عادتیں جنم لیتی ہیں۔ انسان جس قسم کا گناہ کرتا ہے، اس سے جہاں اسی صفت کے مالک جانور کے اخلاق اس میں پیدا ہونے لگتے ہیں، وہیں اس کے چہرے پر بھی اس جانور کے خدوخال ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ظاہر جسد کا باطن قلب سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔ ابتداء تو یہ خدوخال بہت ہلکے ہوتے ہیں، مگر پھر رفتہ رفتہ وہ اس گناہ کے بار بار ارتکاب کے ساتھ واضح ہوتے جاتے ہیں جتنی کہ ایک وقت ایسا آتا ہے، کہ اس کا دل بھیڑیئے اور خنزیر کے دل کی طرح اور چہرہ بھیڑیے اور خنزیر کے چہرے جیسا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جس آدمی میں فراست ہو، وہ اس شخص کا چہرہ دیکھتے ہی اس کے اخلاق و کردار کو جان لیتا ہے، اور اس کے چہرے میں پائے جانے والے جانور کے خدوخال پہچان لیتا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ ایک قاتل کے چہرے پر سنگدلی اور کرختگی پائیں گے، ایک دھوکہ باز آدمی کے چہرے پر عیاری اور مکاری دیکھیں گے اور ایک زانی اور بدکار کے چہرے پر نحوست کا مشاہدہ کریں گے۔ یہی نہیں بلکہ یہ آثار ان جانوروں کی بھی چغلی کھا رہے ہوں گے، جو ان صفات کے حقیقی مالک ہیں اب رہا یہ سوال کہ جو لوگ غنا و مزامیر میں منہمک ہوں، ان کا مسخ خنزیر اور بندروں کی صورت میں کیوں ہو گا؟ نیز ان دو جانوروں ہی کی کیا خصوصیت ہیں؟ سو اس کا جواب جہاں تک ہماری سمجھ میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ غناء و مزامیر سے دو بڑی صفات جو پیدا ہوتی ہیں وہ ہیں بے حیاتی و بے غیرتی اور بے وقاری و نقالی۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بے حیائی اور بے غیرتی کی صفات کا حقیقی مالک خنزیر ہے۔ اور بے وقاری اور نقالی کا حقیقی مالک بندر. واللہ اعلم

عمل اکابر

غناو مزامیر کی اباحت ثابت کرنے کے لئے ایک قوی دلیل یہ دی جاتی ہے، کہ ہر عہد میں امت کے مختلف طبقوں کے بعض افراد اس سے اشتغال رکھتے رہے ہیں، چنانچہ ہر گروہ میں بعض افراد ہمیں ایسے نظر آتے ہیں، جو غناء و مزامیر سے لطف اُٹھایا کرتے تھے، بالخصوص حضرات صوفیاء

کرام تو اس معاملہ میں سب سے پیش پیش نظر آتے ہیں، لہذا یہ کس طرح ممکن ہے کہ ان سب حضرات کو خطاکار اور گمراہ قرار دے دیا جائے؟ اس دلیل کا اصولی جواب تو یہ ہے کہ شریعت کا اصل ماخذ دو ہی چیزیں ہیں ایک کتاب اللہ دوسرے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اور یہی دو قابل استناد بھی ہیں، لہذا جو بات ان سے ثابت ہو گی، وہی لائق ترجیح اور معمول بہ ہو گی، اور ان دونوں سے غناو مزامیر کی حرمت اور کراہت ہی معلوم ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ جمہور امت کے عمل اور امت مسلمہ کے عام مزاج سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ غناو مزامیر لائق نفریں اور قابل اجتناب اشیاء ہیں، اور ہے، جیسا کہ گذشتہ اوراق میں تفصیل سے گذر چکا ہے۔

امت کی اکثریت ان سے پرہیز کرتی رہی ہے، اور ظاہر ہے کہ عہد رسالت سے آج تک امت کے سواد اعظم کی ایک ہی روش خود حجت کا درجہ رکھتی ہے۔ تیسرے یہ کہ جن روایات میں بعض بزرگوں کی طرف غناء و مزامیر میں اشتغال منسوب ہے وہ سنداً ضعیف اور نا قابل اعتبار ہیں، اور پھر ان میں بھی زیادہ تر روایات میں صرف غناء مباح تک ہی معاملہ محدود ہے۔ معازف و مزامیر کا تذکرہ نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پوری امت مسلمہ میں عہد رسالت سے آج تک کوئی ایک عالم یا بزرگ بھی غناء و مزامیر کی مطلقاً اباحت کا قائل نہیں رہا ہے، اور پوری اسلامی تاریخ میں غالباً کسی بھی ایسے لائق استناد شخص کی نشاندہی نہیں کی جاسکتی، جو ہر نوع کے گانے اور ہمہ اقسام کے آلات موسیقی کی اباحت کا قائل رہا ہو، بلکہ جس کسی نے بھی غناو مزامیر کو حلال کہا ہے اس نے بہت تحدید سے کام لیا ہے۔[49]

اسلام اور فطری تقاضے

ہر انسان اس دنیا میں بحیثیت ایک انسان کے کچھ ایسی ضرورتیں اور تقاضے رکھتا ہے، جنہیں پورا کرنا لازم اور ناگزیر ہوتا ہے۔ چنانچہ اُسے بھوک لگتی ہے تو کھانا کھاتا ہے، پیاس لگتی ہے تو پانی پیتا ہے، سردی گرمی ستاتی ہے تو مکان بناتا ہے، جنسی خواہش ہوتی ہے تو صنف مخالف کی طرف مائل ہوتا ہے۔ کام کاج سے تھک جاتا ہے تو آرام کرتا ہے، ماحول سے اکتاتا ہے تو مسرت انگیز تفریحات کا طلب گار ہوتا ہے، تشنگی روح تنگ کرتی ہے تو تنہائی کا خواہاں اور عبادت گزار ہو جاتا ہے۔ ہیں۔ بھوک پیاس، شہوت و آرام، تفریحات و عبادات یہ سب فطری تقاضے ہیں۔ جن کی تکمیل ہی صحیح اور متوازن زندگی کا ذریعہ ہے، لہذا ان تقاضوں کو پورا نہ کرنا سخت ظلم و زیادتی ہونے کے علاوہ خود فطرت سے بھی لڑنا ہے لیکن یہاں بہت اہم اور بنیادی سوال یہ ہے، کہ ان فطری تقاضوں کو کس طرح پورا کیا جائے؟ آیا اُن کی تسکین کے لئے کچھ حدود و قیود اور قواعد و ضوابط ہیں یا نہیں؟ یا انسان بالکل آزاد ہے کہ جب کوئی تقاضا ہو تو جس طرح چاہے اُسے پورا کرلے؟ مثلاً فرض کیجئے مجھے بھوک لگ رہی ہے، اور میرا پیٹ خالی ہے، تو کیا میں اس تقاضے کو پورا کرنے میں بالکل آزاد ہوں؟ مجھے یہ حق حاصل ہے کہ اپنے ہمسائے کے گھر پر ڈاکہ ڈالوں اور اپنا پیٹ بھر لوں؟ یا میرے لئے ضروری ہے کہ اپنے مال ہی سے اپنی حاجت پوری کروں؟ اور کیا میرے لئے ضروری ہے کہ پیٹ بھرنے کے لئے ایسی چیزیں کھاؤں جو فائدہ مند اور مقوی ہوں یا مضر صحت اشیاء کا کھالینا بھی درست ہے؟ نیز مالی فراوانی کی صورت میں کیا یہ لازم ہے حاجت کے مطابق ہی کھاؤں یا حد سے زیادہ ٹھونسنا بھی، کہ بدہضمی کا سبب بن جائے جائز ہے؟

آپ ان تقاضوں کے بارے میں جتنا غور کریں گے، اسی قدر یہ بات واضح ہوتی جائے گی کہ نہ صرف انھیں پورا کرنا ضروری ہے، بلکہ انھیں پورا کرنے کے لئے کچھ حد بندیاں اور قیود بھی ہیں جن کا لحاظ نہ رکھنا فرد کے لئے بھی نقصان دہ اور مضر ہے اور اکثر اوقات پورے معاشرے کے لئے بھی تباہ کن اور ہلاکت آفریں بن جاتا ہے۔ اس سے پہلے کہ یہ بتایا جائے کہ ان تقاضوں کے سلسلے میں صحیح، فطری اور اسلامی طریقہ کار کیا ہے، یہ

49, مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع رح، اسلام اور موسیقی، ص ۴۱۴، الناشر: دارالعلوم کراچی

Mufti aazam Pakistan mufti Muhammad Shafi rh, islam awr moosiqi, p 414, al nasher: dar ulo loom karachi.

جان لینا مفید ہو گا، کہ انسان ان کے ساتھ اپنی طویل زندگی میں کیا سلوک کرتا رہا ہے۔ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے، کہ انسان جب کبھی وحی الٰہی سے بے نیاز ہوا ہے، اور اپنی عقل و دانش پر غرور اور گھمنڈ میں مبتلا ہوا ہے۔ تو اکثر و بیشتر ان فطری تقاضوں کو سمجھنے اور خود اپنے آپ کو پہچاننے میں افراط و تفریط کا شکار ہوا ہے اور راہ صواب پانے میں ناکام رہا ہے، چنانچہ ہم دیکھتے کو ہیں کہ کبھی تو انسان نے اس دنیائے فانی ہی کو سب کچھ سمجھا ہے، اور ان تقاضوں پورا کرنے کے لئے دنیا کی ہر چیز سے تمتع اور لطف اندوزی کو اپنی زندگی کا مقصد بنالیا ہے، حتی کہ اس بات کا بھی کوئی خیال نہیں رکھا ہے کہ کون سی چیز جائز طریقہ سے حاصل ہو رہی ہے اور کون سی ناجائز طریقہ سے۔ کون سی چیز اس کے لئے مفید ہے اور کون سی مضر اور کون سی چیز ایسی ہے جو وقتی طور پر اور ظاہر میں تو مفید ہے، مگر انجام کار اور باطن خود اس کے لئے بھی اور معاشرے کے لئے بھی مضر ہے۔ اس نے بس ایک ہی مقصد سامنے رکھا ہے یعنی ان تقاضوں کی تکمیل و تسکین اور ان سے لطف اندوزی اور لذت کوشی۔ یہی وجہ ہے کہ جس چیز سے بھی اس کا تقاضا پورا ہوا اور لذت حاصل ہوئی اُس نے اس سے فائدہ اُٹھایا اور اس کے حصول کے لئے ہر ممکن طریقہ کو اختیار کیا، حتی کہ بعض اوقات اپنے ہی جیسے دوسرے انسانوں کی حق تلفی کرنے اور ان پر ظلم و ستم ڈھانے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ جس کے نتیجہ میں انسان، جو در حقیقت اشرف المخلوقات ہے، عام حیوانات کی سطح تک پہنچ گیا۔ انسان کے اس طرز عمل اور طریق زندگی کو نفس پرستی اور مادیت کا نام دیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ کبھی کبھار انسان رقص و سرور اور گانا و موسیقی کی دنیا میں انتہائی حد تک گہرائی میں چلا جاتا ہے جس سے مقصد زندگی بھی فوت ہو جاتا ہے، جو انسان کے لیے گھاٹے کا سودا ہے۔[50]

خلاصہ بحث

اسلامی تعلیمات کے تحت گانا اور موسیقی کی حرمت اور مذمت کی بنیاد پر بہت سے تحقیقات کی گئی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثوں اور قرآنی آیات میں موسیقی کی منعیت کی بیشمار مثالیں موجود ہیں۔ ان تحقیقات سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں گانا اور موسیقی کی حرمت کا تصور فراہم کیا گیا ہے اور مومنوں کو ان کی اجتناب کی ہدایت کی گئی ہے۔

50,مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع رح، اسلام اور موسیقی، ص ۳۳، الناشر: دارالعلوم کراچی
Mufti aazam Pakistan mufti Muhammad Shafi rh, islam awr moosiqi, p 33, al nasher: dar ulo loom karachi.